بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

082: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض کوثر

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابو العباس احمد ابن تیمیہ الحرانی رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور ہم بات کر رہے تھے پچھلے درس میں آخرت پر ایمان کے تعلق سے اور "الإيمان باليوم الآخر" کو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بڑی پیاری ترتیب کے ساتھ نمبروں کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کیا ہے، اور آج کے درس میں ہم پہنچے ہیں آٹھویں مسئلے پر: "الأمر الثامن: مما يكون يوم القيامة"۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وهو ما ذكره المؤلف بقوله: وَفِي عَرَصاتِ القِيامَةِ الحَوْضُ المَوْرودُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم" (آٹھواں معاملہ جو ہے جو قیامت کے دن پیش آئے گا وہ ہے قیامت کے عرصات میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض مورُود (حوض کوثر) اور حوض مورُود یہ وہ حوض ہے جس کی طرف لوگ آئیں گے پانی پینے کے لیے)۔

اور اس سے پہلے میں نے پچھلے درس میں ایک واجب دیا تھا کیا واجب تھا؟ کہ آخرت پر ایمان کے تعلق سے جو پچھلے سات معاملات ہیں جو گزر چکے ہیں وہ کون سے ہیں دلیل کی روشنی میں بیان کریں؟ دیکھیں اصل مقصد ہمارا یہاں پر جمع ہونا صرف یہ نہیں ہے کہ ہم نے آکر تھوڑی دیر بیٹھنا ہے یہاں پر کچھ باتیں کرنی ہیں کچھ سننا ہے سیکھنا ہے پھر باہر جا کر بھول جانا ہے، پھر تو کیا فائدہ ہوا؟! کوشش کریں کہ جو آپ علم حاصل کر رہے ہیں اچھی طرح سمجھنا ہے اُسے یاد بھی رکھنا ہے تاکہ آگے بھی آپ کے کام آئے اور آپ جب دعوت کے میدان میں آئیں گے لوگوں کو اس سے فائدہ ہو اور تیسرا اُس پر صحیح عمل آپ کر سکیں گے۔ آپ جس چیز کو پریکٹیکل میں لے کر آتے ہیں وہ آپ کے لیے ویسے ہی آسان ہو جاتی ہے یاد کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

اب آتے ہیں صرف مراجعہ کے طور پر کہ جو پچھلے سات تھے وہ کیا تھے تاکہ ہم آگے مزید چل سکیں اور آسانی سے یاد کر لیں؛ سب سے پہلا کیا تھا؟ "فتعادُ الأرواحُ إلى الأجسادِ"؛ یہ کہا ہے ناشیخ الاسلام رحمہ اللہ نے جسے ہم بعث کہتے ہیں۔

ایک چیز بتادوں کہ شیخ الاسلام نے ترتیب تھوڑی سی یعنی یہاں پر ایسے بیان کی ہے بعض علماء بھی آسان ترتیب بیان کرتے ہیں۔ قیامت کب قائم ہوگی؟ جب صور پھونکا جائے گا؛ تو سب سے پہلے میں ترتیب بتادوں جو اس کتاب میں ہے پھر میں وہ پوری ترتیب بتاؤں گا جو دوسری کتابوں میں علماء نے بیان کی ہے۔

1-اس کتاب کے مطابق جو پہلا معاملہ ہے قیامت کے دن "البعث" اور سب سے اہم پوائنٹ ہے کہ دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھنا جسے البعث کہتے ہیں (مرنے کے بعد دوبارہ زندگی)۔

شیخ الاسلام نے فرمایا ہے: "فتعادُ الأرواحُ إلى الأجسادِ" (کہ روح واپس لوٹائی جائے گی جسموں میں)۔

اور اس کے دلائل کئی ہیں قرآن مجید میں (قرآن مجید میں کافی دلائل ہیں) کوئی ایک دلیل؟ ﴿وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ﴾ (اور اُس نے ہی (اللہ تعالیٰ نے ہی) اس خلق کو شروع میں پیدا کیا ہے اور وہی اُسے دوبارہ زندہ کرے گا) (الروم:27)۔

2-پھر دوسری چیز جو قیامت کے دن ہوگی "حشر": "يُحْشَرُ النَّاسُ" کس حالت میں؟ "حُفاةً عُراةً غُرْلًا": یہ دوسرا معاملہ ہوا۔ اس کی کیا دلیل ہے کہ برہنہ بدن ہوں گے پاؤں میں جوتی نہیں ہوگی بغیر جوتے کے ہوں گے؟ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن انسان کا جو حشر ہوگا وہ اس حالت میں ہوگا کہ پاؤں میں جوتی نہیں ہوگی، برہنہ بدن ہوں گے اور جسم کے مکمل حصے ہوں گے اگرچہ ختنہ بھی ہوچکا ہے تو وہ جلد کا ٹکڑا بھی واپس کردیا جائے گا۔

3-تیسرا ہے کہ سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا: "وَتَدْنُو مِنْهُمُ الشَّمْسُ" (سورج قریب کردیا جائے گا)؛ اس کی دلیل صحیح مسلم کی حدیث میں ہے۔

4-چوتھی چیز کہ لوگ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے: اب سورج قریب ہے تو پسینہ بھی ہے، اس کی دلیل اسی حدیث میں ہے صحیح مسلم کی حدیث میں۔

5-پانچواں مسئلہ "ترازو": "فتُنْصَبُ المَوازِينُ" (ترازو رکھ دیئے جائیں گے نصب کردیئے جائیں گے)؛ اس کی دلیل قرآن مجید میں کئی آیات میں ہے اور حدیث میں بھی آیا ہے۔

قرآن مجید کی آیات میں سے:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ (ہم رکھ دیں گے ترازو قیامت کے دن (یعنی حساب کے لیے)) (الانبیاء:47)۔

6-"نامۂ اعمال": ترازو رکھ دیئے گئے ہیں ترازو میں تلے گا کیا؟ اُن میں سے ایک اہم چیز جس کو الگ سے ذکر کرنا ہے وہ ہے نامۂ اعمال" وَتُنْشَرُ الدَّوَاوِينُ"(نشر ہوں گے کھلے ہوں گے نامۂ اعمال ہوگا)۔

اس کی دلیل بطاقہ والی حدیث صحیح بخاری مسلم (متفق علیہ) حدیث ہے وہ آپ یاد کرلیں قرآن مجید کی کئی آیات میں یہ موجود ہے، سورۃ القارعہ میں دیکھ لیں وہاں پر بھی اس کا ذکر ہے آخر میں۔

7-"حساب": حساب ہوگا اور حساب کے دلائل سورۃ الانشقاق میں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝﴾(الانشقاق:7): تو حساب کا لفظ اس آیت میں بالکل واضح ہے اور متفق علیہ حدیث میں بھی آیا ہے۔

8-آٹھواں آج کے درس میں بیان کرنا ہے جو حوض کوثر ہے۔

آپ نے کہا کہ یاد کیسے کرنا ہے؟ سب سے اہم چیز جو قیامت کے دن ہمارا ایمان ہے جو سب سے زیادہ ذکر ہے قرآن مجید میں وہ کیا ہے؟ دوبارہ زندگی (البعث)؛ یعنی دوبارہ زندہ ہوں گے تو باقی معاملات آئیں گے نا تو سب سے پہلے بعث ہے اب کامن سینس (Common sense) کی بات ہے آپ یاد رکھ سکتے ہیں کہ سب سے اہم مسئلہ یوم آخرت کے لیے کیا ہے جس کا مشرکین نے بھی اہل کفر نے بھی انکار کیا ہے وہ کیا ہے؟"البعث بعد الموت"(دوبارہ زندہ ہونا)، تو بعث سب سے پہلے ہے۔

جوں انسان آنکھیں کھولے گا یعنی دوبارہ روح اس کی واپس آجائے گی اس کی اپنی حالت کیا ہوگی اور ماحول کیسا ہوگا؟

ترتیب دیکھی ہے؟! اپنی حالت کیا ہوگی؟" حُفاةً عُراةً غُرْلًا"۔

جہاں پر آنکھ کھلے گی جگہ پر وہ کیسا ماحول ہوگا؟ سورج قریب ہوگا اور سورج کی وجہ سے پسینہ ہوتا ہے نا تو پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔

اُن کو کس لیے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے؟ حساب کے لیے۔

تو حساب تک پہنچنے کے لیے دو چیزیں پہلے ہیں وہ کیا ہیں؟ ایک تو ترازو رکھ دیئے جائیں گے، پھر نامۂ اعمال ہوگا اُس میں پھر حساب ہوگا۔

ہوگئے سات کہ نہیں؟۔

دوبارہ کہوں: (۱) سب سے پہلے بعث (دوبارہ زندہ ہونا)۔ (۲) پھر حالت اپنی کیا ہے جب انسان دوبارہ زندہ ہوگا۔ () اور ماحول جہاں پر زندہ ہوگا وہ کیسا ہوگا۔ (۴) وہ کس لیے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے؟ حساب کے لیے۔

حساب تک پہنچنے کے لیے دو چیزوں کی اور ضرورت ہے: (۵) ایک ہے ترازو رکھ دیئے جائیں گے۔ (٦) اور ترازو میں نامۂ اعمال بھی رکھ دیا جائے گا جس کی بنیاد پر حساب ہو گا۔ (۷) حساب یا تو یسیر ہو گا یا عسیر ہو گا؛ حساب تو اسی طریقہ سے ہے، اہل ایمان کا مومن کا بالکل آسان ہو گا اور اہل کفر کا اور جو نافرمان ہیں اُن کے حساب میں سختی ہو گی۔

تو سات امور ہو گئے۔

دلیل؛ دلیل رہ گئی نا دلیل یاد کرنی ہے: جتنے معاملات (مسائل) ہم نے بیان کیے ہیں ان میں دو چیزیں میں نے بتائی ہیں یا تو قرآن کی آیت بتائی ہے یا متفق علیہ حدیث؛ ایک صحیح مسلم میں ہے صرف کون سی؟ سورج والی اور پسینے والی۔ باقی کیا ہیں؟ قرآن کی آیات ہیں اور متفق علیہ حدیث ہے۔

آج کے درس میں حوض کوثر پر ایمان کے تعلق سے چند اہم باتیں۔

سب سے پہلی بات کہ عرصات کا لفظ عرصات کا مطلب ہے: "المكان المتسع بين البنيان" (یہ وہ میدان ہے جو بلڈنگز کے بیچ میں ہوتا ہے)، اور یہاں پر مراد ہے "مواقف القيامة" (قیامت کے مختلف مواقف جن سے یہ انسان گزر کر جاتا ہے)۔

الحوض عام طور پر لفظ جو ہے اسے کہتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں پر پانی جمع ہوتا ہے "مجمع الماء": اور یہاں پر مراد ہے "حوض النبي صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض)۔

اور حوض کوثر پر بات کرنے کے لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): ہم ان چند اہم اُمور پر بات کرتے ہیں:

1-سب سے پہلے کہ یہ حوض جو ہے اس وقت موجود ہے۔

یعنی جو باتیں میں کر رہا ہوں ہم یہ کہیں گے "ہمارا ایمان ہے کہ" (بات ایمان کی ہو رہی ہے نا)؛ تو سب سے پہلی بات ہے حوض پر ایمان رکھنے کے لیے کہ یہ حوض اس وقت موجود ہے۔

اس کی دلیل صحیح بخاری، مسلم (متفق علیہ) کی حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور خطبے کے دوران یہ فرمایا: "وإِنِّي واللهِ لَأَنظُرُ إِلَى حَوضِي الآنَ" (اور اللہ کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں)؛ "الآنَ" اس وقت حوض کوثر کو یعنی حوض اس وقت موجود ہے۔

اور دوسری حدیث میں متفق علیہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: "وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي" (اور میرا منبر میرے حوض پر ہو گا (یا میرا منبر میرے حوض پر ہے))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): اس سے مراد یہ احتمال ہے کہ یہ اس وقت اس جگہ پر ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر ہے منبر کہاں پر ہے مدینہ میں ہے ؟ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو منبر ہے اس وقت ایک احتمال تو یہ ہے کہ اسی جگہ پر ہے حوض جہاں پر یہ منبر ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا) کیونکہ معاملہ غیبی معاملہ ہے، اور یہ بھی احتمال موجود ہے ان احادیث کی روشنی میں کہ یہ منبر جو ہے قیامت کے دن حوض پر رکھ دیا جائے گا۔

توحوض پر ایمان کے تعلق سے جو سب سے پہلی بات ہے کہ اس وقت حوض موجود ہے متفق علیہ حدیث میں یہ مسئلہ ثابت ہے۔

2- دوسری چیز: کہ اس حوض میں کوثر کا جو دریا ہے یا نہر ہے اس میں سے دو "میزابان" میزاب کہتے ہیں یہ وہ خاص چیز ہوتی ہے جیسے چھتوں پر ہم پرنالہ بھی بولتے ہیں اُسے انگلش میں چینل (Channel) سمجھ لیں آپ، دو چینلز ہیں یا دو ایسے پرنالے ہیں جو اس حوض کوثر کے لیے کھلے ہیں اور جو کوثر کا دریا جنت میں ہے اُس میں سے یہ پانی آرہا ہے۔

یعنی اس حوض کوثر میں پانی کہاں سے ہو گا؟ حوض کوثر کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ جو پانی ہے وہ کوثر کا ہے اور حوض اس حوض کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہوتا ہے؛ اور کوثر جو ہے یہ وہ عظیم دریا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا ہے جنت میں اور اس کا پانی جو ہے ناوہ حوض کوثر میں جمع ہو گا۔

صحیح مسلم کی حدیث میں اس کی دلیل موجود ہے کہ یہ جو پانی کے دو پرنالے کی بات ہے صحیح مسلم کی حدیث میں ہے۔

3- تیسرے نمبر پر: ہمارا ایمان ہے کہ حوض کوثر جو ہے کب یہ انسان پہنچے گا صراط سے پہلے یا صراط کے بعد؟ پُل صراط سے پہلے یا بعد تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، جو قول صحیح ہے علماء کا قول راجح ہے وہ یہ ہے کہ پہلے ہے پُل صراط سے پہلے حوض کوثر پر لوگوں کو لایا جائے گا؛ اور یہ کیوں راجح بات ہے یا راجح قول ہے؟ کیونکہ مقام جو ہے اس وقت اس کی ضرورت یہی ہے کہ لوگوں کو اس کی حاجت اور ضرورت ہے پانی پینے کی کیونکہ شدید گرمی ہو گی پسینہ بہت زیادہ بہہ رہا ہو گا، سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا قریب ہو گا۔

تو یہ کس چیز کی سب نشانیاں، علامات ہیں؟ شدید گرمی کی۔

جب شدید گرمی ہوتی ہے پسینہ بہتا ہے تو کس چیز کی ضرورت پڑتی ہے؟ پیاس لگتی ہے پانی کی ضرورت پڑتی ہے؛ لہذا اس کے بعد فوراً حوض کوثر سے پانی پیا جائے گا۔

4-چوتھے نمبر پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حوض پر پہنچیں گے صرف مومن جو ہیں جنھوں نے ایمان رکھا ہے اللہ تعالٰی پر اور اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جو صحیح اتباع کرتے ہیں اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی، اور جس نے شریعت سے منہ موڑا ہے اور تکبر کیا ہے تو اسے اس حوض کوثر سے روک دیا جائے گا اور نکال دیا جائے گا۔

جیسا کہ صحیح بخاری مسلم کی (متفق علیہ) حدیث میں آیا ہے اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں آپ لوگوں سے پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا اور ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کو روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا" يا رَبِّ أَصْحَابِي "(اے میرے ربّ! یہ میرے ساتھی ہیں)، تو مجھے یہ کہا جائے گا" إِنَّكَ لا تَدْرِي ما أَحْدَثُوا بَعْدَكَ "(آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی ہیں)۔

یعنی اہل بدعت کو روک دیا جائے گا حوض کوثر سے محروم کر دیا جائے گا اہل بدعت کو، یعنی جیسا کہ دنیا میں انہوں نے سنت سے منہ موڑا ہے قیامت کے دن اُن لوگوں کو اس بدعت کی وجہ سے یا اُس سنت سے منہ موڑنے کی جو سزا ملے گی وہ یہ کہ حوض کوثر سے انہیں محروم کر دیا جائے گا فرشتے روک دیں گے۔ یعنی یہ حسرت دیکھیں کہ شدید پیاس ہے، قیامت کی ہولناکیاں ہیں، سامنے اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں حوض کوثر کے ساتھ اور بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو پانی پی رہے ہوں گے حوض کوثر سے، اور یہ پینا چاہتے ہیں اِن کو روک دیا گیا ہے؛ کتنی شدید حسرت ہو گی!

میرے بھائی اس حسرت سے اگر بچنا ہے تو بالکل آسان راستہ ہے کہ کسے روک دیا گیا ہے؟" إِنَّكَ لا تَدْرِي ما أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ": یعنی ہیں تو امتی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے ساتھی ہیں، ایک حدیث میں آیا ہے کہ میرے امتی ہیں؛ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی یعنی مسلمان ہیں کافر نہیں ہیں، کافر تو ویسے محروم ہے! ہیں مسلمان شدید پیاسے ہیں پانی پینا چاہتے ہیں پیاس بجھانے کے لیے اور ایسا پانی جیسے آگے میں بیان کروں گا کہ ایک دفعہ پیئں تو کبھی پھر پیاس لگے گی نہیں زندگی میں (جو باقی زندگی ہمیشہ کے لیے ہے کبھی پیاس نہیں لگے گی ایک مرتبہ پینے کے بعد)۔

اچھا پھر جو جنت میں باقی چیزیں ہیں جو شہد کی نہریں ہیں اور دودھ ہے؟ یہ سب مزے کے لیے ہے پیاس بجھانے کے لیے نہیں ہے یاد رکھنا؛ جنت میں نہ بھوک ہو گی نہ پیاس ہو گی نہ کوئی تنگی نہ تکلیف ہو گی۔ پیاس کہاں بجھے گی اہل ایمان کے لیے جنت سے پہلے؟ حوض کوثر میں۔

تو اس شدید مشکل وقت میں اِن لوگوں کو روک دیا جائے گا کیوں روکا گیا ہے؟ واضح الفاظ ہیں: "إِنَّكَ لا تَدْرِي ما أَحْدَثُوا بَعْدَكَ" (آپ نہیں جانتے کہ آپ کے پیچھے ان لوگوں نے کیا بدعتیں ایجاد کی ہیں)۔

آج اہل بدعت سے ایک سوال ہے کہ آپ جو بھی محنت کرتے ہیں اور بدعت پر عمل کرتے ہیں سنت کو چھوڑ کر، آپ کو نصیحت کی جاتی ہے کہ مت کریں بدعت آپ کہتے ہیں کہ یہ تو وہابی ہیں اِن کو کیا پتہ یہ تو فتنے باز ہیں یہ تو صرف اپنی اپنی باتیں کرتے ہیں لوگوں کو خیر سے منع کرتے ہیں!

اب رجب کا مہینہ شروع ہو گیا ہے اب رجب کے کونڈے آئیں گے اب رجب کی خاص نمازیں آئیں گی، رجب کے لیے خاص عمرہ آئے گا کیا ہے؟! یہ سب بدعات ہیں، ہم کہتے ہیں بھئی آپ رجب میں خصوصی طور پر عمرہ نہ کریں (رجب کے لیے خصوصی طور پر)۔

کہتے ہیں: "لوگوں کو عمرے سے روکتے ہیں لوگوں کو عبادت سے روکتے ہیں، لوگوں کو اللہ سے دور رکھتے ہیں"۔

بھئی ہم آپ لوگوں کو عبادت سے نہیں منع کر رہے ہم آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیکی حاصل کرنے سے نہیں روک رہے، ہم آپ کو اس بات سے روک رہے ہیں کہ آپ نے بدعت ایجاد نہیں کرنی، آپ نے وہ عمل نہیں کرنا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا جو سنت سے ثابت نہیں ہے، جو سلف سے ثابت نہیں ہے۔

رجب کے کونڈے کہاں سے آ گئے؟! آپ نے اگر کوئی خیرات کرنی ہے آپ نے اگر کسی فقیر کی مدد کرنی ہے تو رجب کے لیے خصوصی طور پر کیوں ہے پھر اللہ تعالیٰ کے لیے کہاں ہے؟! اس مہینے کی فضیلت میں اگر صدقات اور خیرات دینے میں کوئی فضیلت ہوتی تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر کے جاتے، ہمیں بھی یہ خبر دے کر جاتے ہمیں بھی یہ تعلیم دے کر جاتے ہم بھی آج کرتے۔

رجب کے لیے خاص نمازیں پڑھنا صلاۃ الرغائب پڑھنا (مثال کے طور پر) خاص نام ہے عربی میں مشہور ہے اور خاص طریقے کی خاص نمازیں پڑھتے ہیں آپ یہ رجب کے لیے اللہ تعالیٰ کے لیے کر کس کے لیے رہے ہیں؟! اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے تو پورا سال پڑا ہے آپ کے لیے کسی بھی دن بھی آپ نے نماز اگر پڑھنی ہے بغیر تخصیص کیے کسی خاص وقت میں یا کسی خاص جگہ یا کسی خاص مہینے کے لیے تو آپ پڑھیں کس نے منع کیا ہے آپ کو لیکن رجب کے لیے آپ نے یہ خاص عمل کرنا ہے اسے

کہتے ہیں بدعت (دین میں نئی چیز ایجاد کرنا) جس کی دلیل موجود نہ ہو؛ دلیل کہاں ملے گی ہمیں؟ "**قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**"، نہیں ہے تو مت کریں۔

اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یوم ولادت پر جشن منانا جسے کہتے ہیں "جشن میلاد النبی علیہ الصلاۃ والسلام" اس کی دلیل کیا ہے بھئی؟! کہتے ہیں کہ محبت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ گستاخ رسول ہیں جو نہیں کرتے جشن میلاد النبی جو نہیں مناتے (سبحان اللہ)۔

کبھی سوچا ہے آپ کہہ کیا رہے ہیں؟! یعنی جو جشن میلاد النبی نہیں مناتے اگر یہ لوگ گستاخ رسول ہیں (نعوذ باللہ) تو سب سے پہلے گستاخ کون ہے پھر؟! آپ کی باتوں سے لازم آتا ہے کہ صحابہ ہیں، اُن میں سب سے بڑے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور خلفاء راشدین ہیں! ہمیں ایک دلیل دکھا دیں کہ کہاں پر خلفاء راشدین میں سے یا صحابہ میں سے کسی نے بھی ایک مرتبہ جشن منایا ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پر! ایک دلیل ہے؟!

کیا (نعوذ باللہ) آپ یہ کہنا چاہتے ہیں انہوں نے کیونکہ جشن نہیں منایا کہ وہ محبت نہیں کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے؟! کیا وہ گستاخ رسول تھے (علیہ الصلاۃ والسلام، نعوذ باللہ)؟! (سبحان اللہ)۔

اور سنن الدارمی کا قصہ یاد آتا ہے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بدعت کے باب میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ صحیح حدیث ہے صحیح اثر ہے اور بڑا پیارا قصہ ہے۔

آج لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں کو اللہ کے ذکر سے روکتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ذکر سے نہیں روک رہے آپ کو ہم آپ کو بدعتی ذکر سے روک رہے ہیں وہ ذکر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

آپ کہتے ہیں "اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو" یہ اللہ ہو کا ذکر کہاں سے آیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ بھی اس ذکر کا ورد کیا ہے؟ ہمیں دکھا دیں ہم بھی حاضر ہیں ہم بھی کریں گے۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ داخل ہوتے ہیں مسجد کوفہ میں اور لوگ جتھے میں بیٹھے ہیں جمع ہوئے ہیں اور انہوں نے ایک سردار بنایا ہوا ہے وہ کہتا ہے "پڑھو سو مرتبہ سبحان اللہ" پڑھتے ہیں سو مرتبہ سبحان اللہ گٹھلیاں بھی ہاتھ میں پڑھتے رہتے ہیں، "پڑھو سو مرتبہ الحمد اللہ، پڑھو سو مرتبہ لا إلہ إلا اللہ، پڑھو سو مرتبہ اللہ اکبر"۔

(دیکھیں ذکر جو ہے " سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ " یہ کون ساذکر ہے؟ سنت سے ثابت ہے ذکر، اب ذکر کا طریقہ جو ہے جمع ہو کر اجتماعی شکل میں اس طریقے سے پڑھنا اس کا کوئی ثبوت ہے؟)۔

جب داخل ہوتے ہیں تو اُن کو سختی سے منع کرتے ہیں تو اُن میں سے ایک شخص جو اُن کا لیڈر تھا وہ کہتا ہے ہم تو خیر چاہتے ہیں یعنی آپ ہمیں خیر سے روکنے آئے ہیں! کہاں بیٹھے ہیں؟ اللہ کے گھر میں بیٹھے ہیں۔ کر کیا رہے ہیں؟ ذکر کر رہے ہیں۔ تو بڑا پیارا جواب دیا کہ کیا ہر خیر چاہنے والا خیر کو پاتا ہے؟

دیکھیں آپ خیر چاہتے ہیں خیر کا راستہ اختیار نہیں کرتے آپ خیر پا سکتے ہیں؟ اگر آپ خیر چاہتے ہیں حقیقتاً تو آپ کو راستہ بھی خیر کا اپنانا پڑے گا۔ خیر کا راستہ کیا ہے سنت کا بدعت کا؟ سنت کا۔ آپ نے راستہ بدعت کا اختیار کیا ہے!

اچھا اس کی آگے پھر دلیل دیکھیں کیا بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے برتن ابھی ٹوٹے نہیں ہیں صحابہ بھی زندہ ہیں، یا تو آپ شَر کا دروازہ کھولنے جارہے ہیں یا تو آپ اس وقت خیر سے دور ہیں (یعنی دو میں سے ایک ہے)۔

یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ صحابہ موجود ہیں وہ عمل یہ نہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد قریب ہے یعنی وفات ابھی قریب پائی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، ابھی علم کی روشنی موجود ہے، علم کے ہوتے ہوئے علماء کے ہوتے ہیں صحابہ کے ہوتے ہیں آپ اُن کے راستے کو چھوڑ کر ایک اور راستہ ایجاد کرنے والے ہیں!

یہ راوی کہتا ہے اور قسم کھا کر کہتا ہے کہ یہ لوگ جنہیں مسجد سے نکالا سیدنا عبد اللہ بن مسعود نے جو ذکر کر رہے تھے کہتا ہے کہ سیدنا علی کے خلاف جب خوارج نکلے پہلی صف میں سیدنا علی کے خلاف تلوار اُٹھا کر یہ لوگ کھڑے ہوئے تھے!

دیکھیں بدعت چھوٹی شروع ہوتی ہے انتہا کہاں پر ہوتی ہے بدعت کی؟ جب آپ اس بدعت کو روکتے نہیں ہیں اس کا پھر خطرناک راستہ ہے اور آپ کو خطرناک موڑ تک لے جائے گی یہاں تک کہ آپ کو ہلاک بھی کر دے گی!

اب کہاں خوارج کا منہج! کسی نے سوچا تھا کہ یہ ابھی بندہ جو ہے صحابہ کے خلاف باتیں کر رہا تھا نہیں مانی نصیحت مسجد کو چھوڑ کر نکل گئے غصے میں آکر لیکن کی اس بدعت سے رُکے؟ نہیں رُکے۔ اگر یہاں رُک جاتے تو کیا وہاں تلوار اُٹھاتے؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

جب صحابہ کے راستے سے الگ ہوئے اور اُن کی نصیحت پر عمل نہیں کیا اور اپنے علم اپنی سمجھ کو اُن پر مقدم رکھا کہ ہم کم سمجھنے والے ہیں کیا ہم تو اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور ہمیں روکنے آیا ہے! مسجد سے غصے میں نکل گئے اور ایسے نکلے کے صحابہ کے خلاف تلوار اُٹھائی اور وہ بھی ہلاک ہوئے (نعوذ باللہ) خوارج کے ساتھ۔

تو اللہ سے ڈریں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ حوض کوثر سے محروم نہ ہوں قیامت کے دن تو بڑا آسان راستہ ہے واللہ! اتباع سنت کا راستہ اپنائیں اور من و عن سے تسلیم کریں دلائل کو اور دیکھیں کہ آپ کی زندگی کیسے بدلتی ہے اور اس کا اُجر آپ کو کیسے ملتا ہے ،اور آخرت میں جس دن سخت گرمی ہوگی سخت ہولناکیاں ہوں گی اور بہت سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور اُس وقت میں اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوگا اور حوض کوثر سے بھی محروم نہیں کیا جائے گا بلکہ باعزت آپ کو حوض کوثر پر پہنچایا جائے گا، آپ وہاں پہنچیں گے اور بڑے پیارے انداز سے حوض کوثر سے پانی پیئں گے۔

تو میری یہی گزارش ہے کہ آپ سنت پر عمل کریں اور بدعت کا راستہ چھوڑ دیں۔

5-پانچواں مسئلہ: حوض کوثر کے تعلق سے ہمارا ایمان ہے کہ حوض کوثر میں جو پانی پیا جائے گا تو اس کی چند صفات دیکھیں، اور یہ صفات جو ہیں متفق علیہ حدیث میں موجود ہیں (صحیح بخاری، مسلم میں): پانی جو ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "مَاءُه أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَن" (دودھ سے زیادہ سفید)، سبحان اللہ، یہ اُس کا رنگ ہے: اُس کا ٹیسٹ: "وَأَحْلَى مِنَ العَسَلِ" (شہد سے بھی زیادہ میٹھا)۔

خوشبو کیسی ہوگی؟ سب سے اچھا مسک جو ہوتا ہے (مسک (خوشبو) جو ہے) اُس سے بھی اچھی ہوگی۔

آپ دنیا میں دیکھیں آپ کو عطر کون سا اچھا لگتا ہے اُس سے بھی زیادہ بہتر حوض کوثر کی خوشبو ہوگی جو پانی ہوگا (سبحان اللہ)۔

یعنی آپ دیکھیں کہ کوئی اچھا مشروب آپ پیتے ہیں دنیا میں سب کی اپنی اپنی چوائس ہے، کسی کو کون سا جوس کسی کو کون سا مشروب اچھا لگتا ہے، جب آپ اُسے پیتے ہیں مزے سے پیتے ہیں آپ اس کو ٹیسٹ بھی کرتے ہیں آپ اس کو سونگھتے بھی ہیں؛ دیکھیں نا ناک اور منہ قریب ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھتے بھی ہیں اس کا کلر یہی ہوتا ہے نا؟ تو کلر آپ کو الگ سے ایٹریکٹ کرتا ہے اچھا لگتا ہے، قریب کرتے ہیں خوشبو پھر آپ کو مزید اچھی لگتی ہے مزید آپ مانوس ہوتے ہیں خوش ہوتے ہیں، جب آپ کی زبان تک پہنچتا ہے نگلنے سے پہلے تو آپ کو بہت ہی مسرت ہوتی ہے کہ آپ نے اپنی پسند کے مطابق مشروب پیا ہے۔

حوض کوثر میں جب آپ پہنچیں گے جو پانی پیا جائے گا آپ دیکھیں کہ رنگ کیا ہوگا؟ دودھ سے زیادہ سفید۔

اس وقت جب مشروب پیتے ہیں تو سب سے اچھا مشروب سفید رنگ کا کیا ہے؟ دودھ ہی ہے، آپ ملک شیک بنالیں کچھ بھی بنا لیں سب سے اچھا آپ کو دودھ ہی نظر آئے گا۔ تو دودھ سے بھی زیادہ کوئی سفید کوئی چیز ہو گی؟ جی ہاں! حوض کوثر کا پانی۔

جب آپ قریب کریں گے "خوشبو"، جو بھی خوشبو دنیا کی آپ کو اچھی لگے کہیں پر بھی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شادی پر گیا تھا ایک بندہ گزر کر گیا اس نے مار دیا؛ بھئی کیا مار دیا؟ کہتے ہیں اتنی زیادہ اچھی خوشبو تھی پتہ نہیں لگایا ہوا کیا تھا اس نے؟! اور پوچھتے رہتے ہیں کہ بھئی یہ خوشبو تم نے کہاں سے لی ہے؟ کوئی برینڈڈ چیزیں ہوتی ہیں نا بہت جو عام لوگوں کی پہنچ سے دور ہوتی ہیں، جو بھی آپ تصور کر سکتے ہیں۔

دیکھیں آخرت میں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو بھی اچھی خوشبو آپ نے کبھی سونگھی ہو گی واللہ قیامت کے دن حوض کوثر میں جو خوشبو ہو گی وہ اس سے کئی گنا زیادہ ہو گی۔

جب آپ ٹیسٹ کریں گے سب سے اچھا ٹیسٹ میٹھے کا کس چیز کا ہے چینی کا ہے شہد کا ہے یا حلوے مٹھائی کا ہے؟ کیا خیال ہے شہد کا ہی ہے نا سب سے اچھا ٹیسٹ؛ شہد کا ٹیسٹ بھی ڈفرنٹ ہے میں بتاؤں آپ کو، پتہ ہے جب شہد ٹیسٹ کرتے ہیں آپ کوئی حضرمی ہے بہت زیادہ اچھا ہے، کوئی کشمیری ہے، کوئی پتہ نہیں کہاں کا ہے اور سب کے ریٹس بھی ڈفرنٹ ہیں آپ دیکھیں؛ سب سے مہنگا پتہ نہیں کہاں سے کیسا ہے، ایک تو اس کی جو پراسیسنگ ہوتی ہے جو پہاڑوں میں ہوتا ہے مشکل ہوتا ہے وہ زیادہ مہنگا ہوتا ہے، جو زیادہ آسان لینا ہوتا ہے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

الغرض دنیا میں ٹیسٹ ٹیسٹ میں فرق ہے حوض کوثر میں جب کوثر کا پانی پیئیں گے پلایا جائے گا اس کا جو ٹیسٹ ہو گا جو شہد ہے جو سب سے اچھا تصور کرتے ہیں اس سے بھی زیادہ اچھا ہے کئی گنا (سبحان اللہ)۔

6-اب برتن جس میں یہ پانی پلایا جائے گا؛ ہمارا ایمان ہے کہ حوض کوثر کا پانی جب پلایا جائے گا جو برتن ہے اس کی دو صفات ہیں کہ ایک تو جو تعداد ہے "عَدَدِ نُجومِ السَّماءِ" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

جب رات کو دیکھتے ہیں آپ آسمان کی طرف اور تارے نظر آتے ہیں آپ کو کتنا خوبصورت ہے آسمان، آسمان کو خوبصورت تاروں نے بنایا ہوا ہے نا ورنہ دیکھیں ظلمت ہے نا اندھیرا ہے سارا؛ کبھی تصور کیا ہے اگر رات کو آپ اٹھیں آنکھیں کھولیں اور تارے نہ ہوں ڈر لگتا ہے کہ نہیں اندھیرا ہی اندھیرا ہو کچھ بھی نہیں ہو سب کالک ہر طرف کالک ہو؟! اگر چاند کی روشنی اور

تاروں کی روشنی نہ ہو تورات تو پھر عذاب ہے کیونکہ اندھیرا ویسے بھی اچھا نہیں ہے پتہ ہے آپ کو؟ اندھیرا اچھا ہے کیا ظلم، ظلمات سب؟ اللہ تعالیٰ نے اس رات کو خوبصورت بنایا ہے: ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ﴾(الملک:5)۔

تارے جو انسان دیکھتا ہے کہاں تک تارے نظر آتے ہیں آپ کو؟ "مد البصر": جہاں تک آپ کی نگاہ جاتی ہے خوبصورتی ہے آسمان کے لیے۔

تو جو برتن ہوں گے حوض کوثر پر پانی پینے کے لیے نمبر کیسے ہو گا؟ ''عَدَدِ نُجومِ السَّماءِ'': تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میرے لیے کچھ بچے گا کہ نہیں بچے گا، بہت زیادہ تعداد ہے فکر نہ کریں۔

اور دوسرا جو وصف آیا ہے ''كنُجُومِ السَّماءِ'' جیسے ترمذی کی حدیث میں آیا ہے؛ بعض علماء کہتے ہیں اس میں ضعیف حدیث ہے لیکن صحیح حدیث ہے جس میں اس کا ذکر ہے کہ "آسمان کے تاروں کی مانند"؛ اس کی دلیل ترمذی میں ہے اور علامہ البانی نے کہا ہے کہ "صحيح بمجموع شواهده": اگر ان سب طُرق کو ملایا جائے تو "حسن لغيره" یعنی حسن اور صحیح حدیث ہے۔

دوسرا وصف ہے چمک کا "تاروں کی طرح چمکدار": ایک تعداد کے اعتبار سے تاروں کی طرح، پھر چمک کے اعتبار سے بھی تاروں کی طرح ہے۔

7- ہمارا ایمان ہے کہ جو ایک مرتبہ اس میں سے پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہو گا جو صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے (یعنی ایک مرتبہ پانی پینے سے آپ کی ساری ہمیشہ کے لیے پیاس بجھ گئی یہ برکت ہے اس پانی کی (سبحان اللہ))۔

ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے میدان محشر میں حوض کوثر پر پہنچے ہیں اور پانی پیا ہے جنت کا پتہ ہے؟ یہ جنت کی طرف سے آرہا ہے نا کوثر جو ہے؟ یہ وہ پانی ہے جو جنت کے علاوہ باہر ملتا ہے کہاں ملتا ہے؟ حوض کوثر پر ملتا ہے۔

ایک مرتبہ پیا ہمیشہ کے لیے پیاس بجھ گئی تو پھر جنت میں کیا ہو گا یہ کبھی سوچا ہے؟! اور یہ خوشخبری ہے مومنوں کے لیے کہ تمہارے لیے آگے جو خیر آنے والا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے؛ ابھی تک جو گزر چکا ہے وہ مشکلات جن کا سامنا کیا ہے میدان محشر میں جو مصیبتیں تکلیفیں تھیں ایک چیز باقی ابھی ہے پل صراط جو ہے وہاں اس کے بعد پھر ان شاءاللہ خیر ہی خیر ہے وہاں پر بھی ایمان کا جیسے آگے بیان کروں گا ان شاءاللہ کہ آپ کے ایمان کے نور سے آپ وہ پار کریں گے، ایمان کی طاقت آپ کو دنیا میں بھی عزت دیتی ہے آخرت میں بھی عزت دیتی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جو شریعت کا اہتمام کرتا ہے اور شریعت کے نصوص میں سے دلائل یعنی لیتا ہے اور ان سے علم حاصل کرتا ہے تو کبھی بھی اس کا خسارہ نہیں ہو گا اور قیامت کے دن وہ سر خرو ہو گا۔

8-اس حوض کی مساحت جو ہے کہ کتنا بڑا ہے سائز کیا ہے، مصنف فرماتے ہیں: "طوله شهر وعرضه شهر" اس کی لمبائی چوڑائی ایک مہینے کی مسافت ہے؛ یہ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے اور اس کا مطلب ہے جب ہم کہتے ہیں وہ کون سی چیز ہے جس کی لمبائی چوڑائی برابر ہے؟ اسکوائر ہوتا ہے ہمیشہ۔ ایسا ہی ہے نا؟ دائرہ جو ہوتا ہے تو اس میں آپ کی لمبائی چوڑائی برابر ہوتی ہے؛ تو اس کا مطلب ہے کہ حوض جو ہے وہ گول ہو گا۔

مسافت کی جب ہم بات کرتے ہیں تو یاد رکھیں اس زمانے کی بات مسافت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسافت ماپی جاتی تھی؛ ہمارے زمانے میں کیسے ماپی جاتی ہے؟ کلو میٹر کے حساب سے ماپی جاتی ہے یا میل کے حساب سے ماپی جاتی ہے۔

اُس زمانے میں اونٹ پر جب کوئی سوار ہوتا اور عام طریقے سے اُس کو چلایا جاتا وہ مسافت کاؤنٹ ہوتی تھی جب اونٹ سفر کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا۔ آپ کو پتہ ہے کہ عرب میں گدھے کی سواری، گھوڑے کی سواری، اونٹ کی سواری میں فرق ہے؟ یعنی اگر آپ گدھے پر سوار ہیں تو کیا مطلب ہے؟ آپ کہیں قریب جا رہے ہیں؛ اگر آپ اونٹ پر سوار ہیں تو شہر سے باہر جا رہے ہیں، گھوڑے پر سوار ہیں تو کسی خاص کام کے لیے آپ جا رہے ہیں جس میں گھوڑے کی ضرورت ہے ہو سکتا ہے شہر کے قریب یا کہیں باہر جا رہے ہیں (یعنی سفر پر نہیں جا رہے آپ لیکن شہر کے اندر بھی نہیں جا رہے آپ)۔

دور کے لیے اونٹ، بہت قریب کے لیے گدھا، اور درمیانے کے لیے جس میں سفر بھی نہ ہو وہ کسی شہر کے پیریفری (periphery) میں جانا ہے کسی جگہ پر یا تیزی میں، یا جہاد کے لیے کسی خاص مسئلے کے لیے پھر زیادہ تر گھوڑے کا استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی دلیل بھی ہے یعنی صحابہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز پر سوار ہو کر جا رہے ہیں، گدھے پر ہیں تو شہر کے اندر ہی ہیں کہیں جا رہے ہیں، اونٹ پر سوار ہیں مطلب ہے کہیں دور جا رہے ہیں، تو یہاں سے بھی لوگ جانتے تھے (سبحان اللہ)۔

الغرض؛ تو مسافت سے مراد ہے اونٹ کا چلنا، ایک مہینہ اونٹ چل رہا ہے یہ مسافت کتنی ہو گی طولاً وعرضاً (لمبائی میں چوڑائی میں) اتنا ہو گا حوض کوثر کا سائز۔

اچھا اونٹ یہاں سے چلے جدّہ سے مکہ تک کتنے دن لگیں گے ایک مہینہ لگے گا؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا! دو دن تین دن، اتنا ہی گا میرا خیال ہے؛ آپ سوچیں کہ تیس دن مسلسل (مسلسل تیس دن) اونٹ چل رہا ہے وہ مسافت جو کاٹے گا لمبائی میں اور چوڑائی میں اُتنی ہی چوڑائی میں اِتنا بڑا ہو گا حوض کوثر۔

مطلب کہنے کا کیا ہے چھوٹا ہو گا بڑا ہو گا؟ بڑا ہو گا۔

یہ خوشخبری ہے کہ نہیں؟ خوشخبری ملتی ہے اس سے کہ جو برتن ہیں وہ آسمان کے تاروں کی مانند ہوں گے؛ بالکل کمی نہیں ہو گی یہی بات ہے نا؟! حوض بہت بڑا ہے تو پانی بھی اُتنا اس میں زیادہ ہو گا۔

کیونکہ بات کیا ہے؟ کہ شدید پیاسے کو پتہ ہے وہ سمجھتا ہے کہ جب تک میری باری آئے گی کچھ ملے کہ نہ ملے۔

آپ جب شدید بھوکے پیاسے ہوتے ہیں لمبی لائن لگی ہوتی ہے آپ سب کے دل میں کیا کھٹکا ہوتا ہے؟ پتہ نہیں پہنچنے تک ختم نہ ہو جائے۔

اس لیے ابھی سے خوشخبری ہے اہل ایمان کے لیے کہ بھئی پریشان نہ ہونا حوض بھی بہت بڑا ہے جنت کا پرنالہ جس سے پانی آرہا ہے اور برتن بھی ختم نہیں ہوں گے برتن بھی آسمان کے تاروں کی مانند ہوں گے۔

9-نویں نمبر پر ایک ایکسٹرا مسئلہ ہے: یہ تو پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض کوثر ہو گا اس پر ہمارا ایمان ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور نبی کا بھی حوض ہو گا کہ نہیں ہو گا؟ ہر نبی کا حوض ہو گا۔

ہمارا ایمان ہے کہ ہر نبی کا حوض ہو گا جیسا کہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے: ''إِنَّ لِكُلِّ نبِيٍّ حوضًا'' (ہر نبی کا حوض ہو گا)۔

(میں بھول گیا کہ جو چوڑائی اور لمبائی کی حدیث ہے وہ صحیح مسلم کی حدیث ہے، ترمذی کی یہ حدیث ہے کہ ہر نبی کا حوض ہو گا اس کو درست کر لیں (بارک اللہ فیک))۔

ہر نبی کا حوض ہوا سے ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ "**صحيح بمجموع طرقه**" صحیح ہے علامہ البانی فرماتے ہیں۔

اور پھر اس کی حکمت بھی ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں، یعنی اس حدیث کے معنی کی تائید اس حکمت سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف کا یہ تقاضا ہے کہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے حوض رکھا ہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے جو مومن ہیں وہ اس میں سے پانی پیئں اسی طریقے سے ہر نبی کا حوض ہو گا تاکہ ہر نبی کی امتیں

بھی اپنے نبی کے حوض سے فائدہ اُٹھائیں اور اس حوض سے پییئں لیکن اس پر ہمارا ایمان ہے کہ سب سے عظیم حوض جو ہوگا وہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہوگا۔

یہ نو(9) مسئلے یہاں پر بیان ہوئے ہیں حوض کوثر کے تعلق سے اگلے درس کا واجب یہی ہے کہ ان نو مسائل کو آپ نے یاد رکھنا ہے دلیل کی روشنی میں دلیل کے ساتھ۔

((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (082.العقیدۃ الواسطیۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio